اٰیاتھا ۸ سُوْرَۃُ الزِّلْزَال مَدَنِیَّۃٌ ۹۹ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝۳ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا ۝۵ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝۸

''جب تھرتھرانے لگے گی زمین پوری شدت سے۔اور باہر پھینک دے گی زمین اپنے بوجھوں (یعنی دفینوں) کو۔اور انسان (حیران ہوکر) کہے گا اسے کیا ہوگیا۔اس روز وہ بیان کردے گی اپنے سارے حالات۔کیونکہ آپ کے رب نے اسے (یونہی) حکم بھیجا ہے۔اس روز پلٹ کر آئیں گے لوگ گروہ در گروہ تاکہ انہیں دکھادیئے جائیں ان کے اعمال۔پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا''۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۂ اِذَازُلْزِلَتِ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اِذَازُلْزِلَتِ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے پڑھایئے۔تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: راء والی سورتوں یعنی (الٓمٓر) میں سے تین پڑھ۔تو اس آدمی نے عرض کی: میری عمر بڑھ گئی ہے، دل سخت ہو چکا ہے اور زبان موٹی ہوگئی ہے (یعنی سخت کلامی پر اتر آئی ہے) تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حم والی سورتوں میں سے تین پڑھ۔تو اس نے پھر پہلے جیسی گفتگو کی۔تو پھر آپ نے فرمایا مسبحات (مثلاً سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) میں سے تین پڑھ۔تو اس نے پھر پہلے کی طرح کلام کی یارسول اللہ! ﷺ آپ مجھے کوئی جامع سی سورت پڑھایئے۔تو آپ ﷺ نے اسے اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا پڑھائی۔یہاں تک کہ آپ نے مکمل سورت پڑھادی۔فارغ ہونے کے بعد اس آدمی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔پھر وہ واپس لوٹ گیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ'' یہ آدمی فلاح پاگیا یہ آدمی فلاح پاگیا۔(1)

1۔سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 199، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

امام ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اِذَازُلْزِلَتِ پڑھی، تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور جس نے قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی یہ اس کے لیے ثلث قرآن کے مساوی ہے اور جس نے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی تو یہ اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(1)

امام ترمذی، ابن ضریس، محمد بن نصر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَازُلْزِلَتِ نصف قرآن کے برابر ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن کے مساوی ہے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے مساوی ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے رات کے وقت اِذَازُلْزِلَتِ پڑھی تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے مساوی ہے۔

امام ابو داؤد اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں بنی جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی دونوں رکعتوں میں اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے بھول کر ایسا کیا یا بالارادہ پڑھی۔(3)

امام سعید بن منصور نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھائی اور آپ نے پہلی رکعت میں اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھی۔ پھر دوسری رکعت میں یہی سورت دوبارہ پڑھی۔

امام احمد، محمد بن نصر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی مکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اور آپ ان میں اِذَازُلْزِلَتِ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے۔(4)

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ اِذَازُلْزِلَتِ اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے۔(5)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جس نے اِذَازُلْزِلَتِ پڑھی تو یہ قرآن کریم کے سدس (چھٹے حصے) کے برابر ہوتی ہے۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔ اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ نصف قرآن ہے۔ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قرآن کا چوتھائی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جب زمین اپنے نیچے کی جانب سے حرکت کرے گی۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور زمین اپنے مردوں کو باہر نکال دے گی۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا فرمایا: کافر کہے گا اسے کیا ہو گیا ہے۔

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 113، وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ ایضاً
3۔ سنن ابوداؤد، جلد 17، صفحہ 118، نور محمد اصح المطابع کراچی
4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 3، صفحہ 33، دار الفکر بیروت
5۔ ایضاً

Marfat.com

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا تیرا رب اسے فرمائے گا تو بول۔ تو وہ کہے گی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا فرمایا: کہ آپ کے رب نے اسے یونہی حکم بھیجا ہے۔ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا فرمایا: اس روز لوگ ہر طرف سے گروہ در گروہ پلٹ کر آئیں گے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا فرمایا اور زمین انہیں باہر نکال دے گی جو قبروں میں ہیں۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا فرمایا: اس دن زمین لوگوں کو ان اعمال کے بارے خبردار کرے گی جو اعمال وہ اس پر کرتے رہے۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا فرمایا: کیونکہ آپ کے رب نے یونہی اسے حکم فرمایا ہے تو وہ اپنے اندر جو کچھ ہے اسے باہر پھینک دے گی۔ (1)

ابن ابی حاتم نے حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اَثْقَالَهَا سے مراد زمین میں مخفی خزانے اور مردے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر پاروں کو سونے اور چاندی کے ستونوں کی مثل اگل دے گی پس قاتل آئے گا اور وہ کہے گا میں نے اس میں قتل کیا ہے، قطع تعلقی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: میں نے اس میں قطع رحمی کی اور چور آئے گا اور کہے گا اس میں میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ اسے بلائیں گے لیکن اس سے کوئی شے نہیں لے سکیں گے۔ (2)

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر اس عمل کے بارے شہادت دے گی جو کسی بندے یا کنیز نے اس کی پشت پر کیا ہوگا۔ زمین کہے گی: اس بندے نے یہ یہ عمل فلاں فلاں دن کیا۔ اور یہی اس کا اپنے حالات سے آگاہ کرنے اور ان کی خبر دینے کا مفہوم ہے۔ (3)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین قیامت کے دن ہر اس عمل کے بارے آگاہ کرے گی جو اس کی پشت پر کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کے خبر دینے کا مفہوم کیا ہے؟ پھر فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے بتایا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین اپنی پشت پر کیے گئے ہر عمل کے بارے آگاہ کر دے گی۔ (4)

طبرانی نے حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زمین سے بچو، اپنی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 23-322
2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 326، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 171، وزارت تعلیم اسلام آباد
4۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 463 (7296)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

حفاظت کرو کیونکہ یہ تمہاری اصل ہے اور اس پر اچھا یا برا عمل کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے مگر یہ اس کے بارے آگاہ کردے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ابوامیہ کو دیکھا، اس نے مسجد حرام میں فرض نماز پڑھی۔ پھر آگے بڑھا اور متفرق مقامات پر جگہ جگہ نمازیں پڑھنے لگا۔ جب فارغ ہوا تو میں نے پوچھا: یہ کیا ہے جو میں نے تجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں نے یہ آیت پڑھی ہے: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۚ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا تو میں نے یہ چاہا کہ یہ زمین میرے لیے قیامت کے دن گواہ ہو جائے۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن الانباری نے المصاحف میں حضرت اسماعیل بن عبداللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو قرأت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مطابق یہ آیت اس طرح پڑھتے سنا ہے: یَوْمَئِذٍ تُنْبِئُ اَخْبَارَهَا اور انہوں نے ایک بار اس طرح پڑھی: یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔(1)

ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ کا معنی ہے اس دن لوگ متفرق ہو جائیں گے۔ اَشْتَاتًا اور اس کے بعد آخر تک جوان پر ہوگا وہ جمع نہیں ہوں گے۔ اور اس سورت کو الفاذۃ الجامعۃ کہا جاتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں، حاکم نے تاریخ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے: اس اثناء میں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھا رہے تھے کہ آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہوئیں: فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بے شک میں دیکھ رہا ہوں جو ذرہ برابر برائی میں نے کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تیرا کیا خیال ہے کہ دنیا میں جن چیزوں کو ناپسندگی کی نظر سے تو دیکھ رہا ہے کہ وہ برائی کے ذرات ہیں۔ تیرے لیے خیر اور نیکی کے ذرات جمع کیے جاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن تو اس خیر کو پوری طرح پالے گا۔(2)

امام اسحاق بن راہویہ، عبد بن حمید، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اسی دوران یہ آیت نازل ہوئی: فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا: اور عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا کھانا ہمارا وہ برا عمل ہے جسے ہم دیکھ لیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کو تم ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہو یہ وہ چیزیں ہیں جن کے عوض تمہیں جزا دی جائے گی اور آخرت میں ایسا کرنے والوں کے لیے خیر اور نیکی جمع کی جائے گی۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 322، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 324
3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 580 (3966)، دار الکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

ابن ابی الدنیا نے کتاب البکاء میں، ابن جریر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا نازل ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر! تجھے کون سی شے رلا رہی ہے؟ تو آپ نے عرض کی: مجھے یہ سورت رلا رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم خطائیں اور گناہ نہ کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایک اور امت پیدا فرمادے جو گناہ اور خطائیں کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اسی دوران آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھانے سے روک لیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس نے نیکی اور خیر کا عمل کیا تو اس کی جزا آخرت میں ہے اور تم میں سے جس نے برائی کا عمل کیا تو وہ اسے دنیا میں مصیبتوں اور بیماریوں کی صورت میں دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بھی خیر اور نیکی کی ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوادریس خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم ان اعمال کو دیکھیں گے جو ہم نے نیکی یا برائی کے عمل کیے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تیرا ان کے بارے کیا خیال ہے جنہیں تو ناپسند کرتا ہے اور وہ شر کی مقادیر میں سے ہیں۔ وہ تیرے لیے خیر اور نیکی کی مقادیر کو جمع کر رہا ہے یہاں تک کہ تو اسے قیامت کے دن پالے گا اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ (الشوریٰ)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا میں اپنے عمل کو دیکھوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا وہ بڑے بڑے عمل؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا چھوٹے چھوٹے عمل بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: اے افسوس میری ماں مجھے روئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید! خوش رہو کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ بلکہ سات سو گناہ تک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کئی گنا کر دے گا جس کے لیے چاہے گا اور برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے عمل کے سبب ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کیا آپ بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ ہر جانب سے ڈھانپ رکھا ہے۔

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 410 (7103)، دارالکتب العلمیہ بیروت

Marfat.com

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ (الانسان:8) تو مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ جب وہ کسی کو تھوڑی شے دیں گے تو اس قلیل شے پر انہیں کوئی اجر نہیں دیا جائے گا۔ پس سائل ان کے دروازے پر آتا۔ تو وہ اسے پوری کھجور یا توڑ کر کھجور دینے کو قلیل اور تھوڑا سمجھتے تھے۔ لہٰذا وہ اسے واپس لوٹا دیتے اور کہتے: یہ کوئی ایسی شے نہیں ہے کہ ہم اسے دے دیں تو ہمیں کوئی اجر دیا جائے گا۔ حالانکہ ہم تو اسے پسند کرتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ تھوڑے گناہ پر انہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی جیسا کہ جھوٹ بولنا، نظر بازی، غیبت اور دیگر اس طرح کے گناہ اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہ کرنے پر جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خیر قلیل میں رغبت دلائی کہ وہ یہ عمل کیا کریں کیونکہ وہی بڑھنے کے قریب ہے۔ اور تھوڑی برائی سے انہیں ڈرایا کیونکہ قریب ہے کہ وہی بڑھ جائے۔ لہٰذا فرمایا: فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ یعنی چھوٹی سی چیونٹی کے وزن کے برابر جس نے خیر اور نیکی کا عمل کیا۔ خَيْرًا يَرَهُ وہ اسے اپنے نامہ عمل میں دیکھ لے گا۔ اور وہ اس کے لیے باعث فرحت وسرور ہوگا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے ضمن میں فرمایا: کوئی بھی مومن ہو یا کافر۔ جس نے دنیا میں کوئی بھی نیکی اور برائی کا عمل کیا اللہ تعالیٰ ضرور بضرور اسے وہ عمل دکھائے گا۔ پس مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں اور برائیاں دکھائے گا۔ پھر اس کے گناہوں اور برائیوں کو بخش دے گا اور اس کی نیکیوں پر اسے ثواب عطا فرمائے گا۔ اور رہا کافر تو اسے اس کی نیکیاں اور اس کی برائیاں دکھائے گا اور اس کی نیکیوں کو رد کر دے گا اور اس کی برائیوں کے عوض اسے عذاب دے گا۔ (1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ جو کافر ذرہ بھر بھی نیکی اور خیر کا عمل کرے گا تو وہ اس کا ثواب دنیا میں ہی اپنی ذات، اپنے اہل، اپنے مال اور اولاد کے ضمن میں پالے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اور جو مومن ذرہ بھر برائی کا عمل کرے گا۔ وہ اس کی سزا دنیا میں ہی اپنی ذات، اپنے اہل اور اپنے مال و اولاد کے ضمن میں دیکھ لے گا۔ یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ (2)

امام ابن مبارک نے الزہد میں، احمد، عبد بن حمید، نسائی، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے فرزدق کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ تو انہوں نے عرض کی: میرے لیے کافی ہے۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس کے سوا قرآن کریم نہ سنوں۔ (3)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

1۔ تفسیر طبری زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 324، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضا
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 297 (11513)، دار الفکر بیروت

Marfat.com

ایک مجلس میں مذکورہ آیت پڑھی اور ان کے ساتھ ایک اعرابی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا ایک ذرہ کی مقدار بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو اعرابی نے کہا: ہائے افسوس! پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور یہی کلمہ کہنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق اعرابی کے دل میں ایمان داخل ہو چکا ہے۔

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** الآیہ۔ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر یہ کہنے لگا: ہائے افسوس! تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ آدمی ایمان لے آیا۔(1)

ابن مبارک نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا کوئی بھی نہیں جو ذرہ بھر نیکی کرے گا مگر اسے دیکھ لے گا اور ذرہ بھر برائی نہیں کرے گا مگر اسے دیکھ لے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پس وہ آدمی چل پڑا اور یہ کہنے لگا: ہائے افسوس! تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی ایمان لے آیا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک آدمی کی طرف بھیجا کہ وہ اسے کچھ تعلیم دے۔ پس اس نے اسے تعلیم دی۔ یہاں تک کہ وہ اس آیت تک پہنچا۔ **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** تو اس آدمی نے کہا: میرے لیے کافی ہے۔ تو اس دوسرے آدمی نے بارگاہ نبوت میں عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا اس آدمی کے بارے کیا خیال ہے جسے تعلیم دینے کے لیے آپ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جب وہ اس آیت پر پہنچا: **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** تو اس نے کہا: میرے لیے کافی ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو بالیقین وہ سمجھ گیا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک آدمی ایک بار گیا اور پڑھنے کی خواہش کرنے لگا۔ پس جب اس نے یہ آیت سنی **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** الآیہ۔ تو اس نے کہا میرے لیے کافی ہے میرے لیے کافی ہے اگر میں نے ذرہ بھر نیکی کا عمل کیا تو میں دیکھ لوں گا اور میں نے ذرہ بھر برائی کا عمل کیا تو میں اسے بھی دیکھ لوں گا۔ راوی کا بیان ہے اور یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: یہ "الجامعة الفاذة" ہے۔

امام ابن مبارک اور عبدالرزاق رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔ اگر میں نے ذرہ بھر نیکی یا برائی کا عمل کیا تو میں اسے دیکھ لوں گا۔ نصیحت مکمل ہوگئی۔(3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حارث بن سوید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **اِذَا زُلْزِلَتِ** پڑھی یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچے: **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ** تو کہا: بلاشبہ یہ شمار اور گنتی تو بہت سخت ہے (یعنی یہ معاملہ تو بہت شدید ہے)۔

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 449 (3671)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 448 (3670)

3۔ ایضاً، (3669)

Marfat.com

عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے یہ قول نقل کیا ہے کہ کافر کو قیامت کے دن نامہ عمل دیا جائے گا اور وہ اس میں غور وفکر کرے گا۔ تو وہ اس میں دنیا میں کی ہوئی اپنی ہر نیکی کو دیکھ لے گا اور اس کی نیکیاں اس پر لوٹا دی جائیں گی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ (الفرقان) (اور ہم متوجہ ہوں گے ان کے کاموں کی طرف اور انہیں گرد وغبار بنا کر اڑا دیں گے)۔ پس وہ غمگین ہو جائے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ اور رہا مومن! تو اسے قیامت کے دن نامہ عمل دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں ہر وہ خطا دیکھ لے گا جو اس نے دار دنیا میں کی۔ پھر اس کے لیے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ (الفرقان:70) پس اس کا چہرہ چمک اٹھے گا اور فرحت وانبساط سے اس کا چہرہ کھل جائے گا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ بلاشبہ میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا۔ ذمہ داری کو ادا کرتا تھا اور مہمان کی تکریم کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اسلام سے پہلے ہی مر گیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ اعمال اسے ہرگز نفع نہیں دیں گے۔ لیکن یہ اس کے پیچھے باقی رہیں گے کہ تم کبھی رسوا نہیں ہو گے۔ تم ہرگز ذلیل نہیں ہو گے اور تم ہرگز محتاج نہیں ہو گے۔ (1)

امام احمد نے الزہد میں اور ابن منذر نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر تین نہ ہوتیں تو میں یہ پسند کرتا کہ میں دنیا میں باقی نہ رہوں۔ میں رات دن کے اختلاف میں اپنا چہرہ اپنے خالق کی رضا کے لیے سجدے میں رکھ کر اسے اپنی زندگی کے لیے آگے بھیجتا ہوں اور دوپہر کے وقت کی پیاس اور ایسی اقوام کی صحبت جو کلام اور گفتگو سے اس طرح محفوظ رہتے ہیں جس طرح پھل کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور تقویٰ کی تکمیل اس میں ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے یہاں تک کہ ذرہ بھر کی مقدار میں بھی اس سے ڈرے حتی کہ بعض ایسی چیزوں کو جنہیں وہ حلال خیال کرتا ہے اس خوف سے چھوڑ دے کہ کہیں وہ حرام نہ ہوں۔ تاکہ وہ اس کے اور حرام کے درمیان رکاوٹ بن جائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے وہ سب کچھ بیان کر دیا ہے جو کچھ ان کے ساتھ ہوگا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ پس تو برائی میں سے کسی شے کو حقیر نہ جان تاکہ تو اس سے بچتا رہے اور نہ کسی برائی کے ارتکاب کو حقیر سمجھ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جان لو کہ جنت اور دوزخ تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔ جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے "آتش جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو"۔ پھر ام المومنین نے یہ آیت پڑھی: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 326، دار احیاء التراث العربی بیروت

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا۔ تو آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا حکم دیا۔ تو کہنے والے نے آپ سے کہا: اے ام المومنین! کیا تم ایک کھجور صدقہ کروں گی؟ آپ نے جواب دیا: ہاں۔ قسم بخدا! مخلوق تو کثیر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سیر نہیں کر سکتا۔ کیا اس میں ذرات کی کثیر مقدار نہیں ہے؟

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے کہ ایک سائل حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ تو آپ نے اپنی کنیز کو فرمایا: اسے کچھ عطا کیجئے۔ تو اس نے صرف ایک کھجور پائی۔ تو آپ نے فرمایا اسے یہی کھجور دے دیجئے۔ کیونکہ اس میں کئی ذرات ہیں اگر یہ قبول ہوگئی۔(1)

امام مالک، ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک سائل آپ کے پاس آیا اور آپ کے پاس انگوروں کی ایک ٹوکری پڑی تھی۔ تو آپ نے انگور کا ایک دانہ اٹھایا اور اسے دے دیا۔ تو اس کے بارے آپ سے کچھ بات کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ کثیر ذرات سے بہت بھاری ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔(2)

امام عبد بن حمید نے حضرت جعفر بن برقان سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں انگور کا ایک گچھا تھا۔ تو آپ نے ایک دانہ اسے عطا فرمایا۔ تو لوگوں نے آپ کے اس عمل پر انکار کے انداز میں اظہار تعجب کیا۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں ذرات کی کثیر مقدار ہے۔

امام حضرت سعد رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن فروخ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت سعد بن مالک کے پاس ایک سائل آیا اور آپ کے پاس کھجوروں کی ایک ٹرے موجود تھی۔ تو آپ نے اسے ایک کھجور دی۔ تو سائل نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا، تو حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے ایک ذرہ اور رائی کے دانے کی مقدار کو قبول فرما لیا ہے اور اس میں تو کتنے ذروں کی مقدار ہے؟

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: اے لوگو! آگاہ رہو۔ بے شک دنیا موجودہ زمانہ ہے اس سے نیک اور فاجر سب کھا رہے ہیں اور آخرت اس کے بعد آنے والا زمانہ ہے اس میں شہنشاہ قادر مطلق فیصلہ فرمائے گا۔ آگاہ رہو بے شک خیر اور نیکی سب کی سب جنت میں ہے اور برائی سب کی سب جہنم میں ہے۔ خبردار! جان لو۔ رب کریم نے ارشاد فرمایا: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

امام زجاجی رحمہ اللہ نے امالیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک سائل حضور نبی کریم ﷺ

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 254 (3465)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مؤطا امام مالک، صفحہ 734 (مفہوم) نور محمد اصح المطابع کراچی

Marfat.com

کے پاس آیا۔تو آپ ﷺ نے اسے ایک کھجور عطا فرمائی۔تو سائل نے عرض کی: نبی الانبیاء ﷺ ایک کھجور صدقہ کررہے ہیں۔تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ اس میں کثیر ذرات موجود ہیں۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ مٹی میں داخل کیا پھر اسے اٹھایا۔پھر اس میں پھونک ماری اور فرمایا ان میں سے ہر کوئی ذرہ کے برابر ہے۔

امام حسین بن سفیان نے مسند میں اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے الحلیہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اے لوگو! بے شک دنیا حاضر سامان ہے، اس میں سے نیک اور بدسب کھا رہے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں شہنشاہ قادر مطلق ہی فیصلہ فرمائے گا۔اس میں حق ثابت رہے گا اور باطل باطل ہو جائے گا۔اے لوگو! آخرت کے بیٹے بن جاؤ۔دنیا کے بیٹے نہ بنو۔کیونکہ ہر ماں کے تابع اس کی اولاد ہوتی ہے۔ تم عمل کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔یقین کرلو تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے اور تم بالیقین اللہ تعالیٰ سے جاملو گے (کیونکہ اس نے فرمایا ہے) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

امام مالک، امام بخاری، امام احمد، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا تین آدمیوں کے لیے ہے۔ایک آدمی کے لیے اجر ہے۔ایک کے لیے ستر (پردہ) ہے۔اور ایک آدمی پر بوجھ ہے۔راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے گدھے کے بارے پوچھا گیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر اس آیۃ الجامعۃ الفاذہ کے بغیر اس کے بارے کچھ نازل نہیں ہوا یعنی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔(1)

1۔صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 741، قدیمی کتب خانہ کراچی

Marfat.com